ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.1 2024

# آنحضرت ﷺ کے اجداد کا جزیرۃ العرب میں مذہبی، سیاسی، اور معاشی اثرو رسوخ

# The religious, political, and economic influence of the ancestors of the Holy Prophet (ﷺ) in the Arabian Peninsula

**Syed Ashfaq Ahmad**
PhD Scholar (Islamic studies), NCBA&E, Sub Campus, Multan
Email: engrashfaqahmad3451@gmail.com
**Ghulam Mustafa**
PhD Scholar (Islamic studies), NCBA&E, Sub Campus, Multan
ghulammustafakh@gmail.com
**Hafiz HafeezUllah**
PhD Scholar (Islamic studies), NCBA&E, Sub Campus, Multan
Hafeezullah5093@gmail.com

## Abstract:

*The family of the Holy Prophet (ﷺ) has been respected and honored since the time of Prophet Ibrahim (علیہ السلام).But the person who nicknamed the family as Quraish was Nazr bin Kinana. Aftete Nazr, Fahr and after Fahr, Qasi bin Kalab succeeded in attaining many religious positions and powers. Qasi was the first to establish Dar al Mushura, which was named Dar al Nadwah the preparation for war, departure of trade caravans, the payment of marriages and other important ceremonies took place in this place. food was arranged for those who came to visit the Haram Kaaba, water tanks with built in which water wad filled, After him, Hashem, along with fulfilling these religious duties, also promoted trade, wrote to Caesar Rome for Quraysh traders. Similarly, special permits were obtained from King Najashi of Abyssinia for the convenien of traders, Similarly, Hashim made trade agreement with other Arab tribes and reserved separate areas for trade caravans in winter and summer. After Hashim,Abdul Muttalib carried out the same duties very beautifully, Abdul Muttalib searched for the lost water well of Zamzam and dug it, When the Zamzam water appeared, the tanks were kept and filled with Zamzam water for the pilgrims. After him, this responsibility was carried out by Hazrat Abbas, the uncle of the Prophet(ﷺ). The purpose is that the ancestors of the Holy Prophet(ﷺ) offered themselves for the Hajj and performed political and economic services at the same time.*

**Keywords:** Holy Prophet, Quraish, Religious, Pilgrims, Hashim, Responsibility.

عربوں نے اپنی تاریخ کو محفوظ رکھنے کے لیے قرطاس و قلم کا استعمال کم کیا اور اپنے حافظہ پر زیادہ اعتماد کیا وہ زیادہ تر انساب، شعر گوئی اور جنگوں کے واقعات کو اپنے ذاتی حافظہ میں محفوظ رکھنے میں دل چسپی رکھتے تھے یعنی ان باتوں کو تو اپنے حافظے میں محفوظ رکھا لیکن کتابت کا تکلف کم کرتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عربوں کا مضبوط حافظہ تھا، اپنے سلسلۂ نسب کو نہایت شوق کے ساتھ محفوظ رکھتے، اپنے اجداد کے اسما بڑے شوق اور فخر سے بیان کرتے، اسی طرح جنگوں کے واقعات بڑے ذوق سے بیان کرتے۔ سیکڑوں سالوں کے جنگی واقعات بھی ان کے سینوں میں محفوظ تھے اسی طرح وہ قادر الکلامی اور شعر گوئی کے فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے ہزروں اشعار ان کے حافظوں میں محفوظ ہوتے کئی کئی سو اشعار ایک ہی محفل میں سن کر یاد کر لیتے تھے، اسی طرح عربوں نے اپنے نہایت قوی حافظے کی وجہ سے اپنی قدیم تاریخ کا ایک بہت بڑا حصہ محفوظ رکھا اسی لیے ان اشعار میں عربوں کی تاریخ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ محفوظ تھا اور انھی اشعار میں گزری ہوئی اقوام، سلاطین اور قدیم عمارات کا ذکر ملتا ہے بعد کے مورخین نے ان سے بھرپور استفادہ کیا، اسی طرح قدیم عرب عمارتوں کے کتبے بھی عربوں کی تاریخ جاننے میں

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

معاون ومدد ثابت ہوئے۔یورپی ورومن مورخین تھیو فراسٹس اور بطلیموس وغیرہ نے بھی عربوں کی تاریخ کو بیان کیا۔لیکن سب سے مستند دستاویز جس سے ہمیں عربوں کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے وہ کلام مجید فرقان حمید ہے۔

آنحضرت ﷺ کا سلسلہ نسب

آنحضرت ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم سے جاکر ملتا ہے جنھوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت حاجرہ سلام اللہ علیھا کو کعبۃ اللہ کے قریب آباد کیا جیسا کہ سورۃ ابراہیم میں بیان کیا گیا:

﴿رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾(1)

ترجمہ:اے میرے رب میں نے اپنی بعض اولاد اس وادی غیر ذی زرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس آباد کی ہے،اے میرے رب اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں پس تو بعض لوگوں کے دل کو ان کی جانب مائل کردے اور انھیں پھل بہ طور روزی عنایت فرماتا کہ یہ تیرا شکر ادا کریں ۔

حضرت ابراہیم علیہ یہ دعا فرما کر واپس لوٹ گئے اور کچھ دنوں کے بعد جب حضرت حاجرہ سلام اللہ علیہا کے پاس کھانا پینا ختم ہو گیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام معصومیت کی عمر میں تھے بھوک اور پیاس سے بلبلانے لگے تو حضرت حاجرہ صفا و مروہ پر پانی کی تلاش میں دوڑیں تو حکم باری تعالی سے فرشتہ نے زم زم کی جگہ پر پر مار کر پانی کا چشمہ جاری کر دیا اور نزدیک ہی قبیلہ جرھم پانی کی تلاش میں تھا جب انھوں نے پرندوں کو اڑتے ہوئے دیکھا تو انھیں اندازہ ہوا کہ نزدیک ہی پانی کے آثار ہیں،وہ تلاش کرتے ہوئے آب زم زم تک پہنچے،انھیں دیکھ کر حضرت حاجرہ متفکر ہوئیں تو آپؑ کو تسلی دی گئی:

"فرشتے نے حضرت ہاجرہ سے کہا کہ آپ اہل شہر کے ہاں سے پانی لینے کے بارے میں پریشان نہ ہوں یہ ایسا چشمہ ہے کہ اس سے اللہ تعالی کے دونوں مہمان پانی پئیں گے اور یہ بھی کہا گیا کہ عنقریب اس بچہ کا باپ یہاں پر آئے گا اور پھر یہ دونوں مل کر بیت اللہ کی تعمیر کریں گے۔"(2)

اس طرح قبیلہ جرھم حضرت حاجرہ کی اجازت سے وہیں پر آباد ہو گیا۔حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اسی قبیلہ جرھم میں شادی کی ۔جس سے آپ علیہ السلام کا سلسلہ نسب چلا اور آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ آپ علیہ السلام کی نسل میں پیدا ہوئے جیسا کہ علامہ شبلی نعمانی اپنی تصنیف **سیرت النبی ﷺ** میں بیان کیا گیا:

"سلسلہ نسب یہ ہے محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ صحیح بخاری میں (باب مبعث،النبی ﷺ) میں یہیں تک ہے۔ لیکن امام بخاری نے اپنی تاریخ میں عدنان سے حضرت ابراہیم تک نام گنائے ہیں۔یعنی عدنان بن اُدد بن المقوم ابن رباح بن یشجب بن یعرب بن نابت بن اسمٰعیل بن ابراہیمؑ۔"(3)

1۔ ابراہیم ۱۴: ۳۷

2۔ طبری ،ابی جعفر محمد بن جریر(م310ھ)،تاریخ طبری اردو ترجمہ تاریخ الامم والملوک، مترجم محمد اصغر ،مولانا مغل، (کراچی،دارالاشاعت اردو،2003ء)،208:1۔

3۔ علامہ شبلی نعمانی،سید سلیمان ندوی،سیرت النبی ﷺ، (لاہور،ادارہ اسلامیات،،1423ھ / 2002ء)118:1۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.1 2024

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل نے اس قدر افرادی ترقی کی کہ مکّہ سے نکل کر پورے حجاز میں پھیل گئے لیکن کعبۃ اللہ کی تولیت اور مکّہ معظمہ کی قیادت وسیادت بنی اسماعیل ہی میں منتقل ہوتی رہی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ان کے بیٹے قیدار کی نسل میں ایک شخص عدنان پیدا ہوئے عدنان کی اولاد پر ہی مشتمل بنی اسماعیل کے تمام مشہور قبائل ہیں جیسا کہ مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی بیان کرتے ہیں:

"عدنانی قبائل میں ایاد، ربیعہ اور مضر بہت مشہور ہوئے ان میں بھی ربیعہ اور مضر زیادہ نام ور ہیں، شرف اور عزت میں یہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل تھے، قبائل مضر کے مشہور قبیلہ کنانہ میں فہر بن مالک تھے جن کو قریش بھی کہتے تھے قریش کی اولاد میں بہت سے قبائل ہوئے جن میں بنی سہم، بنی مخزوم بنی جمح، بنی تیم، بنی عدی، بنی عبدالدار، بنی زہرہ، بنی عبد مناف زیادہ مشہور ہوئے، عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد شمس، نوفل، مطلب اور عبدالشمس۔(1) ہاشم کی اولاد میں رسول اللہ ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہوئے جن کی امت تمام مسلمان ہیں اور جو نبی آخری الزمان ﷺ ہیں۔ "(2)

تعمیر بیت اللہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر بیت اللہ کا حکم ملا تو آپ علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تعمیر کعبۃ اللہ کا حکم سنایا اور اپنے ساتھ تعمیر کعبہ کے لیے معاونت کا کہا اور دونوں نے مل کر کعبۃ اللہ کی تعمیر کی۔ اظہار نبوت سے قبل جب بیت اللہ کی تعمیر کی گئی جس کی تعمیر میں نبی کریم ﷺ نے بھرپور حصہ لیا، ان بنیادوں سے جن پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی تھی جگہ کم رکھی گئی جیساکہ صحیح مسلم شریف میں بیان کیا گیا:

"عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ"(3)

ترجمہ: زوجہ النبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمھاری قوم نے کعبہ تعمیر کیا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا، وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں لوٹائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں (ایسا ضرور) کرتا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے اور تمام قبائل ان کے دو بیٹوں نابت اور قیدار کی نسل سے ہیں اور مکہ کی حاکمیت اور متولیت کعبہ اور زمزم کے امور کی نگرانی، نابت بن اسماعیل کے ہاتھ آگئی جو رشتہ میں جرہمی قبیلہ کے نواسے تھے، پھر نابت کے بعد جرہم قبیلہ سے رشتہ داری کے باعث مضاض بن عمر جرہمی بیت اللہ پر قابض ہو گیا، مکہ اور اس کے گردو نواح پر خود کافی عرصہ تک حکمران رہا۔ اسی دور میں قبیلہ جرھم اور قطوراء کے درمیان کسی مسئلہ پر نزاع پیدا ہو گیا بات قتل و قتال تک جا پہنچی، اس دوران رئیس قطوراء سمیدع مارا گیا اور مضاض کے بعد حارث بن مضاض تخت کا وارث بنا، اس کے بعد اس کا بیٹا عمر بن حارث تخت کا وارث ٹھہرا۔ گزرتے وقت کے ساتھ تعلیماتِ ابراھیمی کمزور پڑنے لگیں اس کی جگہ خرافات و فحاشی نے لے لی، جیساکہ تاریخ ابن کثیر میں بیان کیا گیا:

---

1۔ محمد رفیق ڈوگر عبد مناف کے چاروں بیٹوں کے نام عمرو، نوفل، نوفل اور عبدالشمس لکھتے ہیں۔
محمد رفیق ڈوگر، سیرت الامین ﷺ، (لاہور: دیدشنید پبلشرز، ۲۰۰۳ء)، ۱۸۔

2۔ اکبر شاہ، مولانا نجیب آبادی، تاریخ اسلام، (لاہور، گنج شکر پرنٹر، 2009ء)، 54:1 ۔

3۔ مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری (م261ھ)، صحیح مسلم ، (بیروت ، دار احیاء التراث العربی، س ن)، 969:2، حدیث نمبر1333۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

"پھر طاؤس ورباب کا دور شروع ہوا،ان کے زمانے میں عصیان ونافرمانی کا دور دورہ تھابیت اللہ میں الحاد وفساد کا اس قدر عروج اور فروغ ہوا کہ اساف بن بغی جرہمی اور نائلہ بنت وائل نے بیت اللہ میں بدکاری کی اور اللہ نے ان دونوں کو پتھر کی صورت میں مسخ کر دیا۔لوگوں نے ان مسخ شدہ مجسموں کو بیت اللہ میں عبرت ونصیحت کے لیے نصب کر دیا، عرصہ دراز کے بعد عبرت حاصل کرنے کی بہ جائے لوگوں نے ان مجسموں کی پرستش شروع کر دی۔"(1)

تخت خزاعہ کا قیام

بنوعدنان میں کعبۃ اللہ کی عظمت ومحبت موجزن رہی اور قبیلہ جرہم کی بے اعتدالیاں دیکھ کر دل میں کڑھتے تھے اسی طرح خزاعہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اور غبشان خزاعی نے جب کعبۃ اللہ کی بے حرمتی کو دیکھا تو پیچ پا ہوا۔بنوعدنان کی قبیلہ جرہم سے نفرت کو دیکھ مزید حوصلہ بڑھا تو اس نے قبیلہ جرہم کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جس میں قبیلہ جرہم کو شکست کا سامنہ کرنا پڑا، خزاعہ کا مکہ پر قبضہ ہو گیا اگر چہ اس دوران بنی اسماعیل جنگ سے لاتعلق رہے اور اس کے نتیجے میں عمر بن حارث جرہمی کو جلاوطن ہونا پڑا:

"جنگ کے دوران عمر بن حارث نے کعبہ کے دوطلائی ہرن، حجر اسود، چند تلواریں اور دیگر متبرک اشیا زم زم کے کنویں میں ڈال کر زم زم کو اوپر سے بند کر دیا اور اس پر کچھ علامات ونشانات لگا دیے پھر اپنے پہلے وطن یمن کی طرف چلا گیا۔"(2)

خزاعہ میں بیت اللہ کی ریاست وتولیت یکے بعد دیگرے طویل عرصے تک قائم رہی:

"ان کا آخری سردار خلیل بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمر بن ربیعہ خزاعی تھا،اس کی بیٹی حبی سے قصی بن کلاب نے شادی کی اور اس کے پیٹ سے عبدالدار، عبد مناف، عبد العزی اور مغیرہ پیدا ہوئے پھر بیت اللہ کی ولایت ونظامت خلیل کے داماد قصی کے سپرد ہو گئی۔"(3)

جناب رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہمیشہ عرب میں معزز وممتاز رہا فہر یا نضر کا لقب قریش ہو گیا تھا اسی وجہ سے اس خاندان کو قریش کہا جانے لگا۔ان سے پہلے والے کنانی کہلائے، قریش کے لقب سے ملقب ہونے کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں جن کی تفصیل البدایہ والنھایہ میں اس طرح بیان کی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

وقال الجوهري: القرش الكسب والجمع وقد قرش يقرش قال الفراء: وبه سميت قريش وهي قبيلة وأبوهم النضر بن كنانة فكل من كان من ولده فهو قرشي دون ولد كنانة فما فوقه.وقيل من التفتيش قال هشام بن الكلبي كان النضر بن كنانة تسمى قريشا لأنه كان يقرش عن خلة الناس وحاجتهم فيسدها بماله-"(4)

ترجمہ: جوہری کہتے ہیں کہ قرش کے معنی کمانے اور جمع کرنے کے بیان کیے جاتے ہیں اور قرش سے قریش ہوا۔فراء کہتے ہیں یہی قریش کی وجہ تسمیہ ہے اس قبیلے کے جداعلیٰ نضر بن کنانہ تھے ان کی اولاد تو قریشی ہے ان (نضر) کے علاوہ کنانہ کے دوسرے بیٹوں کی اولاد قریشی نہیں

---

1۔ ابن کثیر، حافظ عمادالدین ابوالفداءاسماعیل، البدایہ والنھایۃ (تاریخ ابن کثیر)، مترجم: محمد اصغر مغل، (کراچی، دارالاشاعت اردو بازار، 2008ء)، 1:645۔

2۔ ابن کثیر، حافظ عمادالدین ابوالفداءاسماعیل، تاریخ ابن کثیر، 1:645

3۔ ابن کثیر، حافظ عمادالدین ابوالفداءاسماعیل، تاریخ ابن کثیر، 1:648

محمد رفیق ڈوگر، سیرت الامین ﷺ، ۱۸۔

4۔ ابن کثیر، حافظ عمادالدین ابوالفداءاسماعیل، البداية والنهاية، (بيروت: داراحياء التراث العربی، 1408ھ، الطبعۃ الاولیٰ، 1988ء)، 2:255۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ہے اور بعض حضرات تلاش اور بھید نکالنے سے ماخوذ کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی کہتے ہیں نضر بن کنانہ کا نام قریش اسی وجہ سے ہے کہ وہ اپنے مال واسباب سے لوگوں کی ضروریات معلوم کر کے پوری کرتے تھے۔

قریش کو پورے عرب میں سب سے بڑھ کر عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ القَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ."(1)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین قرنوں میں سے ہوتا آیا ہو یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں پیدا کیا گیا ہوں۔

آپ ﷺ کے اجداد یعنی اہل قریش کعبۃ اللہ سے والہانہ محبت رکھتے تھے حسان بن عبد کلال حمیری نے سوچا کہ وہ کعبہ کے پتھروں کو اٹھا کر یمن لے جائے تاکہ کعبۃ اللہ وہیں بنا دیا جائے جیسا کہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں:

"وكان فهر فِي زمانه رئيس الناس بمكة، وكان قد أقبل من اليمن حسان بْن عَبْد كلال الحميري يريد أن ينقل أحجار الكعبة من مكة إِلَى اليمن ليجعل الناس عنده، فنزل بنخلة، فأغار عَلَى سرح الناس، فخرجت إليه قريش وقبائل كنانة وخزيمةوأسد وجذام، ورئيسهم يومئذ هو فهر بْن مالك. فاقتتلوا قتالا شديدا فهزمت حمير وأسر حسان، أسره الحارث/ بْن فهر، فأقام فِي الأسر بمكة ثلاث سنين حَتَّى افتدى نفسه منهم فأخرج، فمات بين مكة واليمن."(2)

ترجمہ: فہر مکہ میں اپنے وقت کا رئیس تھا اور حسان بن عبد کلال الحمیری اس کا ہم عصر تھا اور کعبۃ اللہ کے پتھر اٹھا کر یمن لے جانا چاہتا تھا تاکہ لوگ اس کے پاس (یمن) آئیں پس مقام نخلہ پر اترا اس نے غارت گری کی اور لوگوں کو نکال دیا تو اس پر کنانہ، خذیمہ واسد اور جذام قبائل اس کی طرف نکلے اس دن ان کا سردار فہر بن مالک تھا، ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی حمیر کو ہزیمت وشکست ہوئی، حسان کو حارث بن فہر نے گرفتار کر لیا وہ مکہ میں تین سال قید رہا، فدیہ دے کر اس نے رہائی حاصل کی پس مکہ اور یمن کے درمیان ہی وفات پا گیا تھا۔

قریش کا مکہ میں پہلا اقتدار

خلیل جو خزاعہ قبیلے کا آخری سردار تھا اور قصی کے رشتہ میں سسر تھا، نے وقت وفات وصیت کی کہ کعبۃ اللہ کی خدمت قصی کے حوالے کر دی جائے، اس طرح مذہبی وسیاسی مناصب قصی کو حاصل ہو گئے اور خانہ کعبہ کی تولیت ایک بار پھر آل عدنان کے پاس آگئی۔ اس طرح نہ صرف مکہ بل کہ پورے حجاز پر حکومت قائم ہو گئی۔ پانچویں صدی عیسوی میں قصی بن کلاب نے قبائل قریش کو اتحاد واتفاق کی دعوت دی اور ایک منظم حکومت کی بنیاد رکھی جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

"قصی نے کعبہ کی مرمت کی اور اپنے لیے ایک محل بنوایا جس کا ایک بڑا کمرہ لوگوں کے جمع ہو کر مشورہ کرنے کے کام آتا تھا اور اس کا نام دار الندوہ رکھا گیا تھا، دار الندوہ میں بیٹھ کر قصی نے یہ بھی تجویز کیا کہ حج کے موقع پر تین دن تک حاجیوں کو کھانا کھلایا جائے اور تمام قریش اس کے اخراجات کے لیے آپس میں چندہ سے رقم جمع کریں، غرض یہ کہ قصی کو مکہ اور حجاز میں دینی اور دنیوی دونوں قسم کا اقتدار حاصل تھا۔"(3)

---

1۔ بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ، صحیح بخاری، (دار طوق النجاۃ، طبعۃ الاولی، 1422ھ)، 4:189، حدیث نمبر 3557۔

2۔ الجوزی، جمال الدین ابو الفراج عبد الرحمان بن علی بن محمد، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبعۃ الاولی 1412ھ، 1992ء)، 2:227۔

3۔ اکبر شاہ، خان نجیب آبادی مولانا، تاریخ اسلام، لاہور گنج شکر پرنٹر، 2009ء، 1:56

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

قصی وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل قریش کو ایک پرچم تلے جمع کر دیا تھا اس کی حیثیت ایک حاکم کی طرح سب نے تسلیم کر لی تھی اور یہ انھی کا کارنامہ تھا کہ دارالندوہ کے نام سے ایک اسمبلی ہال تیار کروا کر اسے ایک باوقار حیثیت دے دی تھی یہاں سے تمام اہم فیصلوں پر مشترکہ مشورہ سے حکم نامے جاری ہوتے جس کا حال ابن سعد اس طرح بیان کرتے ہیں:

"وَلا يَعْقِدُونَ لِوَاءَ حَرْبٍ لَهُمْ وَلا مِنْ قَوْمٍ غَيْرِهِمْ إِلا فِي دَارِ النَّدْوَةِ. يَعْقِدُهُ لَهُمْ قُصَيٌّ. وَلا يُعْذَرُ لَهُمْ غُلامٌ إِلا فِي دَارِ النَّدْوَةِ. وَلا تَخْرُجُ عِيرٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَرْحَلُونَ إِلا مِنْهَا. وَلا يَقْدَمُونَ إِلا نَزَلُوا فِيهَا تَشْرِيفًا لَهُ وَتَيَمُّنًا بِرَأْيِهِ وَمَعْرِفَةً بِفَضْلِهِ. وَيَتَّبِعُونَ أَمْرَهُ كَالدِّينِ الْمُتَّبَعِ لا يُعْمَلُ بِغَيْرِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ. وَكَانَتْ إِلَيْهِ الْحِجَابَةُ وَالسِّقَايَةُ وَالرِّفَادَةُ وَاللِّوَاءُ وَالنَّدْوَةُ وَحُكْمُ مَكَّةَ كُلُّهُ. وَكَانَ يَعْشِرُ مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ سِوَى أَهْلِهَا. قَالَ: وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ دَارَ النَّدْوَةِ لأَنَّ قُرَيْشًا كَانُوا يَنْتَدُونَ فِيهَا. أَيْ يجتمعون للخير والشر. والندي: مجمع القوم إذ اجْتَمَعُوا. وَقَطَعَ قُصَيٌّ مَكَّةَ رِبَاعًا بَيْنَ قَوْمِهِ"(1)

ترجمہ: وہ دارالندوہ کے علاوہ اپنے یا کسی اور قوم کے جنگی جھنڈے تلے نہیں بیٹھیں گے۔ وہ ان (معاملات) کے لیے قصی کے پاس جمع ہوں گے۔ ان کے لیے کوئی غلام آزاد نہیں چھوڑا جائے گا سوائے دارالندوہ کے۔ قریش کا کوئی قافلہ نہیں نکلے گا سوائے اس کی اجازت کے۔ جب تک کہ وہ (اہل قریش) اس کی عزت اور اس کی رائے اور اس کی فضیلت علم پر اعتماد نہ کر لیں وہ اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اور وہ اس کے حکم کی پیروی ایک مذہبی راہنما کی طرح کرتے تھے، اور اس کی زندگی میں اور اس کی موت کے بعد کسی اور کی پیروی اس طرح نہیں کی گئی۔ وہ پردہ داری، سقایہ (پانی پلانے کا انتظام) رفادۃ (خدام حرم کا سب سے بڑا منصب) جھنڈا (جنگ کے لیے)، ندوہ اور مکہ کی ساری حکومت کا ذمہ دار تھا۔ اہل مکہ کے علاوہ جو بھی مکہ میں داخل ہوتا اسے دسواں حصہ دیتے تھے فرمایا: اسے دارالندوہ اس لیے کہا گیا کہ قریش وہاں جمع ہوتے تھے۔ یعنی ہر بھلی اور بری بات کے لیے اکٹھے ہوتے تھے۔

قصی کا اپنے لیے عہدوں کا اختصاص

خزاعہ نے قصی کو تولیت کعبہ اور حکومت بلا شرکت غیرے حوالے کر دی اور قوم قریش کو گرد ونواح سے جمع کر لیا اور سب نے اجتماعی طور پر قصی کو اپنا سربراہ تسلیم کر لیا، جیسا کہ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں:

"کعب کی اولاد میں قصی واحد شخص ہے جو حکمران ہوا اور قوم نے اس کی حکمرانی کو تسلیم بھی کیا، حاجیوں کے کھانے سے رفادہ اور پانی پلانے کا انتظام حجابہ اور کعبہ کی نگہبانی کا اعزاز، دارالندوہ اور مجلس مشاورت کی صدارت اور علم وغیرہ باندھنے کے منصب کو قصی نے اپنے لیے خاص کر لیا تھا اور مکہ کے تمام منصب پر خود اپنے پاس رکھے۔"(2)

قصی وہ پہلا شخص تھا جو لوئی بن غالب کے خاندان میں سردار بنا اور اس کی قوم نے یہ طور سربراہ قبول کرتے ہوئے مکمل تابعداری کی، اسی لیے بیت اللہ کی خدمت اور فوجی علمبردار کے امتیازات قصی کے حصہ میں تسلیم کر لیے گئے قریش اس کی رائے، راست اور نیک تسلیم کرتے تھے، جیسا کہ ابن خلدون بیان کرتے ہیں:

"انھوں نے دارالندوہ کو جو مسجد حرام کے بالمقابل تھا۔ اپنی باہمی مشاورت کے لیے منتخب کیا اور اس کا دروازہ مسجد کی طرف رکھا۔ قریش کے سردار اور نامور لوگ یہاں جمع ہوتے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کرتے اور اہم معاملات طے کیا کرتے تھے۔ پھر قصی نے حاجیوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کا بھی انتظام کیا۔ کیوں کہ وہ اللہ کے مہمانوں اور بیت اللہ کے زائرین تھے اس مقصد کے لیے اس نے قریش پر ایک خاص ٹیکس لگایا۔ ان تمام انتظامات

---

1۔ ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد (م230ھ) الطبقات الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1410ھ، 1990ء، 58:1

2۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل، البدایہ والنھایۃ، 663:1۔

سے اس نے اپنے قبیلے میں بڑی عزت پائی اور کعبہ کی خدمت حاجیوں کی میزبانی اور جنگ کے وقت اپنے قبیلے کی علمبرداری اور قیادت یہ تمام خدمات اس کے سپرد کر دی گئیں۔"(1)

قصی نے نہایت فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکہ کا انتظام اس طرح بہتر کیا کہ قریش کو اطراف مکہ سے اکٹھا کیا مکہ شہر کو ان میں تقسیم کر دیا ہر خاندان کو پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم کیے جنگوں کو منظم انداز میں لڑنے اور اپنی اجتماعت کو مضبوط بنانے کے لیے سب کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا اسی طرح کعبۃ اللہ میں مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے زائرین کو سہولیات فراہم کیں زائرین کے لیے کھانے پینے کا انتظام کو بہتر کیا اس مقصد کے لیے قصی نے ایک اجتماعی فنڈ قائم کیا جیسا کہ سیرت حلبیہ میں بیان کیا گیا:

"تم میں سے ہر شخص اپنے مال میں سے خراج نکالے تاکہ اس کے ذریعے حاجیوں کے واسطے کھانے کا انتظام کیا جائے چناں چہ قریش نے ایسا ہی کیا اور اس طرح بہت سارو پیہ اکٹھا ہو گیا۔ جب حج کا موسم شروع ہوا تو قصی نے مکے کے راستوں میں ہر راستے پر اونٹ ذبح کرائے اسی طرح خاص مکے میں بھی اونٹ ذبح کرائے، ثرید اور گوشت تیار کرایا اور حاجیوں کو میٹھا پانی اور دودھ پلوایا۔ قصی پہلا آدمی ہے جس نے مزدلفہ میں آگ جلائی تاکہ لوگ اس کو روانگی کی رات میں عرفات سے دیکھ لیں۔"(2)

قصی نے قریش پر چندہ جمع کرنے کے لیے جو خاص رقم رکھی تھی اس سے حاجیوں کے لئے کھانا تیار کرایا جاتا غریب غربا جن کے پاس کھانا وغیرہ نہ ہوتا وہ یہ کھانا کھاتے قصی کو بہت سے مناصب حاصل ہوئے قصی کے ان بہترین اقدامات نے ہر دلعزیز شخصیت بنا دیا تھا صفی الرحمٰن مبارک پوری، قلب جزیرۃ العرب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

"قصی بیت اللہ کا دینی سربراہ بن گیا جس کی زیارت کے لیے عرب کے گوشے گوشے سے آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ مکہ پر قصی کی سربراہی کا یہ واقعہ پانچویں صدی عیسوی کے وسط یعنی 440ء کا ہے۔"(3)

قصی کا بڑا بیٹا عبدالدار تھا لیکن سیادت وشرف کی صلاحیتیں زیادہ عبدمناف میں تھیں۔ قصی نے عبدالدار سے کہا کہ اگرچہ عبدمناف والے تم پر سیادت وقیادت کی صلاحیت میں تم پر فوقیت رکھتے ہیں لیکن کی میں تمھیں ان کے برابر لا کر رہوں گا اور قصی نے عبدالدار کو مناصب وعہدے دے دیے۔ کوئی قصی کی بات انحراف نہیں کر سکتا تھا کسی قسم کے نزاع کے بغیر اس کے حکم کی بہ جا آوری کی گئی مگر عبدمناف کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں نے عبدالدار کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور اپنے چچیرے بھائیوں کی مخالفت میں نکل آئے۔ قریب تھا کہ ان کے درمیان قتل وقتال ہوتا صلح کی کوششیں بار آور ہوئیں دارالندوہ کی نگہبانی، حجابت ولوا عبدالدار کے بیٹوں کے پاس رہی اور سقایت ورفادہ بنو عبدالمناف کے ہاتھ آیا۔ بنو عبدمناف نے جانشینی کے لیے ہاشم بن عبدمناف کو اس منصب پر فائز کیا۔

اقتدار ہاشم

عبدمناف کے بیٹوں میں حاجیوں کی میزبانی اور تولیت کعبہ ہاشم کے حصہ میں آئی جب کہ ہاشم، عبدشمس اور مطلب ایک ہی ماں سے آپس میں بھائی تھے اسی حوالہ سے بخاری شریف میں ایک روایت بیان کی گئی ہے:

"عَنِ ابْنِ المسَيِّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي المطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا بَنُو المطَّلِبِ، وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ» قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَزَادَ،

---

1۔ علامہ ابن خلدون، عبدالرحمان، مقدمہ تاریخ ابن خلدون، مترجم، حکیم احمد حسبین الہ آبادی، (کراچی، دارالاشاعت اردو بازار، 2009ء)، 2:351۔

2۔ حلبی، علی ابن برہان، اُمّ السیّر، سیرت حلبیہ، مترجم: محمد اسلم، مولانا قاسمی، (کراچی: دارالاشاعت، 2009ء)، 1:69۔

3۔ مبارک پوری، صفی الرحمٰن، مولانا، الرّحیق المختوم، (لاہور، المکتبۃ السّلفیہ، 1415ھ، 1995ء)، 63۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.1 2024

قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَلاَ لِبَنِي نَوْفَلٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٌ، وَالمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ، وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ."(1)

ترجمہ: جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بنو عبدالمطلب کو آپ نے عنایت فرمایا لیکن ہم کو چھوڑ دیا حال آں کہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنو مطلب کو آپ ﷺ سے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی ہے۔لیث نے کہا کہ یہ زیادتی کی (اس روایت میں) کہ جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو نہیں دیا تھا اور ابن اسحاق (صاحب مغازی) نے کہا ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے اور ان کی ماں کا نام عاتکہ بن مرہ تھا اور نوفل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے۔

عبد مناف کی وفات کے بعد ہاشم نے اپنے آپ کو جانشینی کا اہل ثابت کیا جیسا کہ ابن خلدون بیان کرتے ہیں:

"اس کا بھائی عبد شمس تو شام کی تجارت میں مشغول رہتا تھا۔اس کے بر خلاف ہاشم مکہ میں سکونت پذیر اور آسودہ حال تھا۔لہذا اس نے عبد مناف کے خاندان کے تمام معاملات کو سنبھال لیا۔ اور حاجیوں کی میز بانی کی پذیرائی بہت اچھے طریقے سے انجام دی۔کہتے ہیں کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ میں لوگوں کو ثرید کھلائی اور چوں کہ انھوں نے روٹی کو باریک توڑ کر ثرید بنائی۔اس لیے ہاشم کہلائے ان کا اصل نام عمرو تھا۔ثرید وہی قریش والی ثرید تھی جس کا حدیث نبوی میں ذکر آیا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام) یعنی عائشہ کو دیگر عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو دیگر کھانوں پر ہے۔"(2)

ہاشم کا پورا نام ہاشم عمرو تھا ہاشم نام کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ اپنی قوم کے لوگوں کو شوق سے ثرید کھلاتے تھے جیسا کہ اسی طرح تاریخ طبری میں بھی بیان کیا گیا:

"واسم هاشم عمرو، وإنما قيل له هاشم، لأنه أول من هشم الثريد لقومه بمكة وأطعمه، وله يقول مطرود بن كعب الخزاعي، وقال ابن الكلبي: إنما قاله ابن الزبعرى: عمرو الذي هشم الثريد لقومه."(3)

ترجمہ: ان کا نام ہاشم عمرو تھا، لیکن انھیں ہاشم اس لیے کہا گیا کہ وہ سب سے پہلے شخص تھے جو مکہ میں اپنے لوگوں کے لیے روٹی کو چور کر ثرید بناتے تھے اور انھیں کھلاتے اور یہ کہتے ہیں مطرود بن کعب الخذاعی اور ابن کلبی، لیکن ابن الزبعری صرف یہ کہتے ہیں عمرو جس نے اپنی قوم کے لیے ثرید بنائی۔

ہاشم ذہین اور نہایت زیرک انسان تھے حجاج کرام کی خوب خدمت کرتے کھانا کھلاتے زم زم اور منیٰ میں پانی کا انتظام کرتے، چرمی حوضوں کو پانی سے بھرواتے تھے۔ہاشم کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کی پشت میں سے ہیں جیسا کہ مسلم شریف میں ایک روایت میں ہے:

"حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ"(4)

---

1۔ بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، صحیح بخاری، 91:4، حدیث نمبر 3140۔

2۔ علامہ ابن خلدون، عبدالرحمان، مقدمہ تاریخ ابن خلدون، 351:2۔

3۔ طبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک، (بیروت، دار التراث، 1387ھ)، 252:2۔

4۔ مسلم بن حجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، (بیروت، دار احیاء التراث العربی)، 1782:4، حدیث نمبر 2276۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ترجمہ: ہم سے بیان کیا اوزاعی نے، ابو عمار شدّاد نے کہ انہوں نے حضرت اسقع رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

عبد المطلب

ہاشم نے مدینہ میں سلمیٰ نامی خاتون سے شادی کی اسی دوران ہاشم شام چلے گئے اور غزوہ میں جاکر دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ سلمیٰ کے بطن سے عبد المطلب پیدا ہوئے ان کا نام شیبہ رکھا ان کی ابتدائی تربیت مدینہ میں ہوئی، جیسا کہ سیرت النبی ﷺ کے مصنف بیان کرتے ہیں:

"اس نے تقریباً آٹھ برس تک مدینہ میں پرورش پائی، ہاشم کے بھائی جن کا نام مطلب تھا، ان کو یہ حالات معلوم ہوئے تو فوراً مدینہ روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر بھتیجے کی جستجو کی، سلمیٰ نے ان کے آنے کا حال سنا تو بلوا بھیجا۔ تین دن مہمان رہے چوتھے دن شیبہ کو ساتھ لیکر مکہ معظمہ روانہ ہوئے ان کی عمر آٹھ برس تھی یہاں آکر ان کا نام عبد المطلب پڑ گیا۔"(1)

عبد المطلب کے اگر لفظی معنی دیکھے جائیں تو معنی بنتے ہیں مطلب کا غلام اور ارباب سیر نے اس کے بہت سے معنی بیان کیے ہیں، لیکن اصل بات یہی ہے کہ کیونکہ مطلب نے ان کی تربیت کی تھی اسی وجہ سے عبد المطلب کہا جاتا، جیسا کہ زرقانی بیان کرتے ہیں:

"وقيل: إن عمه المطلب جاء به إلى مكة رديفه –وهو بهيئة بذة– فكان يسأل عنه فيقول: هو عبدي، حياء أن يقول: ابن أخي، فلما أدخله وأحسن من حاله، أظهر أنه ابن أخيه، فلذلك قيل له: عبد المطلب.وهو أول من خضب بالسواد من العرب، وعاش مائة وأربعين سنة"(2)

ترجمہ: کہا گیا کہ ان کے چچا مطلب انھیں مکہ لے آئے اور یہ اسی طرح ہے کہ جب ان کے بارے میں پوچھا گیا تو شائستگی سے کہا وہ میرا بندہ ہے، کہا میرے بھائی کا بیٹا ہے پھر جب وہ (مکہ) داخل ہوا تو اس کی حالت کی وضاحت ہو گئی کہ میں تمھیں اپنا بھتیجا دکھاتا ہوں، اس لیے انھیں عبد المطلب کہا گیا۔ وہ پہلے عرب ہیں جنھوں نے اپنے بالوں کو سیاہ کیا انھوں نے ایک سو چالیس سال عمر پائی۔

عبد المطلب کو یہ اعزاز حاصل کہ آپ نے آب زم زم کا وہ کنواں جسے قبیلہ جرہم کے آخری حکمران عمر بن حارث نے بند کر دیا تھا۔ اس کے مقام کے بارے میں کسی کو علم نہیں تھا۔ اسے عبد المطلب نے دریافت کیا تھا۔ اس بارے میں امام زہری بیان کرتے ہیں:

فَأتى عبد الْمطلب فِي الْمَنَام فَقَالَ لَهُ: احْفِرْ زَمْزَم خبئة الشَّيْخ الْأَعْظَم فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَين لي. فَأتي فِي الْمَنَام مرّة أُخْرَى فَقيل لَهُ: احفرتكم بَين الفرث وَالدَّم فِي مَبْحث الْغُرَاب فِي قَرْيَة النَّمل مُسْتَقْبلَة الأنصاب الْحمر. فَقَامَ عبد الْمطلب فَمشى حَتَّى جلس فِي الْمَسْجِد الْحَرَام ينْتَظر مَا سمي لَهُ من الْآيَات، فنحرت بقرة بالحزورة، فجزرت تِلْكَ الْبَقَرَة فِي مَكَانهَا حَتَّى احْتمل لَحمهَا، فَأقبل غراب يهوي حَتَّى وَقع فِي الفرث فبحث عِنْد قَرْيَة النَّمل، فَقَامَ عبد الْمطلب فحفر هُنَالك فَجَاءَتْهُ قُرَيْش فَقَالَت لعبد الْمطلب: مَا هَذَا الصنع؟ إِنَّا لم نكُن نريك بِالْجَهْلِ لم تحفر فِي مَسْجِدنَا؟ فَقَالَ عبد الْمطلب: إِنِّي لحافر هَذِه الْبِئْر وَمُجاهد مسن صدني عَنْهَا. فَطَفِقَ هُوَ وَابْنه الْحَارِث يحفران وَلَيْسَ لَهُ ولد يَوْمئِذٍ غَيره، فسفه عَلَيْهِمَا نَاس من قُرَيْش فنازعوهما وقاتلوهما، وتناهى عَنهُ نَاس من قُرَيْش لما يعلمُونَ من علو نسبه

---

1۔ علامہ شبلی نعمانی، علامہ سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، 1:121

2۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین، شرح الزرقانی علی المواہب اللہ، (دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، 1417ھ، 1996ء)، 1:137۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.1 2024

وَصدقه واجتهاده فِي دينهم، فَلَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى نذر إِن وفى لَهُ عشرَة من الْوَلَد أَن ينْحَر أحدهم."(1)

ترجمہ: عبدالمطلب نے خواب دیکھا جس میں انھیں کہا گیا کہ شیخ اعظم کا چھپا ہو زم زم کھودو پھر وہ بیدار ہوئے پھر دعا کی اے اللہ مجھے سمجھا دے پھر دوبارہ خواب میں آئے، ان سے کہا گیا کہ تم کھدائی کرو گوبر اور خون کے درمیان چیونٹیوں کے بل کے پاس کوے کے کھودنے کی جگہ پر سرخ قربانی کی جگہ، عبدالمطلب کھڑے ہوئے چلے یہاں تک مسجد حرام میں جا بیٹھے غور کرنے لگے جن نشانیوں کی انھیں نشان دہی کی گئی۔ پس اندازہ سے اپنی گائے کو ذبح کر دیا۔ پس میں نے گائے ذبح کر چکا اور گوشت اٹھا چکا تو سامنے دیکھا کوا کریدتا (کوے کو) گوبر کے قریب چیونٹیوں کے بل کے پاس۔ اسی وقت کھڑے ہوئے عبدالمطلب کھودنے لگے قریش نے عبدالملطلب سے کہا یہ کیا بنا رہے ہو؟ ہم تمھیں غافل نہیں سمجھتے تھے، تمھیں اپنی مسجد کے قریب کھدائی نہیں کرنے دیں گے۔ عبدالمطلب نے کہا بے شک میں یہ کنواں کھود رہا ہوں اس کی تلاش کا مجھے حکم ہوا پس وہ اور ان کا بیٹا حارث دونوں کھودنے لگے اور اس وقت ان کا اس کے سوا کوئی اور بیٹا نہ تھا۔ قریش کے بعض نہ سمجھوں نے تنازعہ کھڑا کیا اور ان سے لڑے۔ قریش میں سے بعض نے منع کیا کیوں کہ وہ آپ کے نسب کو اور ان کی کوششیں اپنے دین کے لیے (لڑنے والے) نہیں جانتے تھے۔ پس جب انھیں سخت اذیت پہنچی تو نذر مانی اگر اس کے دس بیٹے ہوں گے تو ایک کی قربانی کریں گے۔

تاریخ ابن کثیر میں بیان کیا گیا:

"کھدائی شروع ہوئی تو قریش نے مزاحمت کی کہ ہم اپنے ان بتوں کی قربان گاہ کے درمیان قطعاً زمین کھودنے نہ دیں گے، تو عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث کو کہا، تم ان کو روکو میں کھودتا ہوں، واللہ میں اس کی سرتابی نہ کروں گا۔ جب قریش اس کے عزم کو سمجھ گئے تو رک گئے معمولی کھدائی کے بعد، بنیاد ظاہر ہو گئی تو عبدالمطلب نے نعرہ مارا اور سمجھ گیا کہ وہ آواز صحیح تھی جب کچھ اور کھودا تو اس میں سے سونے کے دو آہو نظر آئے جو قبیلہ جرہم نے وہاں دفن کر دیے تھے اور تلواریں اور زرہیں بھی موجود پائیں۔"(2)

ان سونے کی دو ہرنوں کی مورتیوں سے کعبۃ اللہ کی زیب وزینت کی گئی اور تلواروں سے کعبۃ اللہ کا دروازہ تیار کیا گیا اس کی تفصیل تاریخ ابن خلدون میں اس طرح بیان ہے:

قال السهيليّ: ولما حفر عبد المطلب زمزم استخرج منه تمثالي غزالين من ذهب وأسيافا كذلك، كان ساسان ملك الفرس أهداها إلى الكعبة، وقيل سابور. ودفنها الحرث بن مضاض في زمزم لما خرج بجرهم من مكّة، فاستخرجها عبد المطلب، وضرب الغزالين حلية للكعبة فهو أوّل من ذهّب حلية الكعبة بها، وضرب من تلك الأسياف باب حديد وجعله للكعبة. ويقال: إنّ أوّل من كسى الكعبة واتخذ لها غلقا تبّع إلى أن جعل لها عبد المطلب هذا الباب. ثم اتخذ عبد المطلب حوضا لزمزم يسقي منه، وحسده قومه على ذلك وكانوا يخرّبونه بالليل، فلما غمّه ذلك رأى في النوم قائلا يقول: قل لا أحلها لمغتسل وهي لشارب حلّ وبلّ فإذا قلتها فقد كفيتهم فكان بعد إذا أرادها أحد بمكروه رمى بداء في جسده، ولما علموا بذلك تناهوا عنه."(3)

ترجمہ: سہیلی نے بیان کیا کہ جب عبدالمطلب نے زم زم کی کھدائی کی اس میں دو ہرن کی مورتیاں سونے کی اور چند تلواریں نکلیں جو شاہ ایران ساسان نے کعبہ کو ہدیہ کے طور پر دی تھیں اور حارث بن مضاج نے جب قبیلہ جرہم کو ساتھ لے کر مکہ سے نکلا تھا، اس نے ان چیزوں کو زم زم

---

1۔ ابن الضیاء، محمد بن احمد الضیاء، محمد القرشی، تاریخ مکۃ المشرفۃ والمدینۃ، (بیروت دارالکتب العلمیۃ،1424ھ،2004ء)1:135۔

2۔ ابن کثیر، عمادالدین ابوالفداء اسماعیل، البدایہ والنھایۃ،1:703۔

3۔ علامہ ابن خلدون،2:403،404۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

کے کنواں میں دفن کر دیا تھا۔عبدالمطلب نے ان کو نکالا۔اوران تلواروں سے کعبہ کے لیے آہنی دوازہ تیار کیااور کعبہ کی زیب وزینت کے لیے سونے کے ہرنوں کا سونااستعمال کیا اور کہاجاتا ہے کہ کعبہ کا پہلا غلاف تبع (بادشاہ) نے پہنایااوراس میں تالالگایا(اس کے بعد)اس کے لیے عبدالمطلب نے دوازہ تیار کیا پھر عبدالمطلب نے زم زم کے لیے حوض تیار کرایاتا کہ اس میں سے لوگ پانی پی سکیں۔اس پران کی قوم نے ان سے حسد کیااوررات کے وقت اسے توڑدیا جس کا انھیں بہت غم ہوا،انھوں نے خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہاتھاتم اس بات کا اعلان کر دو کہ یہ حوض غسل کے لیے نہیں بل کہ پانی پینے کے لیے ہے جب تم یہ اعلان کر دوگے تو تم اس کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے چناں چہ اس کے بعد جو شخص اس کے بارے میں برا ارادہ کرتا اسے غیب سے آکر تیر لگتااوروہ مر جاتاجب انھیں (قریش) کواس بات کا علم ہواتو وہ باز آگئے۔

عبدالمطلب اپنے والد ہاشم کا نمونہ تھے آپ کے اخلاق شہرت وعزت ہاشم کے مشابہ تھی عبدالمطلب کا اثر رسوخ اوران کا اقتدار امیہ کے بیٹے حرب پر گراں گزراتواپنی قبائلی روایات کے مطابق عبدالمطلب کو مقابلہ کے لیے للکارالیکن منصفوں نے جنگ وجدل کے خطرے کو ٹالتے ہوئے فیصلہ کیاکہ حاجیوں کی میزبانی اور تولیت کعبہ حسب سابق بنو ہاشم کے پاس ہی رہے گی اور جنگی خدمات اور جھنڈا بنوامیہ کے حوالے کر دیاگیا۔جیساکہ حرب فجار میں سپہ سالار حرب بن امیہ تھا جس کے بارے میں سیرت النبی ﷺ میں بیان کیاگیا:

> "یہ لڑائی قریش اور قیس قبیلہ میں ہوئی تھی۔قریش کے تمام خان دانوں نے اس معرکہ میں اپنی اپنی الگ فوجیں قائم کی تھیں، "آل ہاشم کے علم بردار زبیر بن عبدالمطلب تھے،اوراسی صف میں جناب رسول اللہ ﷺ بھی شریک تھے بڑے زور کا معرکہ ، ہوا،اول قیس پھر قریش غالب آئے اور بلآخر صلح پر خاتمہ ہوگیااس لڑائی میں قریش کا رئیس اور سپہ سالار اعظم حرب بن امیہ تھا، جوابوسفیان کا باپ اورامیر معاویہ کا دادا تھا۔"(1)

جس طرح سے آنحضرت ﷺ کے اجدادنے مذہبی اور سیاسی خدمات سرانجام دیں اسی طرح معاشی خدمات میں بھی کوئی کمی نہ رکھی جو کہ درج ذیل ہیں۔

معاشی خدمات

قریش کا گزاراوقات تجارت پر تھاقریش کے نزدیک فکرِ معاش کے سلسلے میں تجارت سے بڑھ کران کے نزدیک کوئی اور پیشہ نہ تھا۔بنی اسماعیل ہزروں سالوں سے تجارت سے وابسطہ تھے جیساکہ سیرت النبی ﷺ میں بیان کیاگیاہے کہ عرب خصوصاًقریش یعنی بنی اسماعیل ،ظہور اسلام کے ہزاروں برس پہلے سے تجارت پیشہ تھے۔آنحضرت ﷺ کے جداعلیٰ "ہاشم "نے قبائل عرب سے تجارتی معاہدے کر کے اس خاندانی طریقہ اکتساب کواور زیادہ مستحکم باقاعدہ کر دیاتھاآنحضرت ﷺ کے چچاابوطالب بھی تاجر تھے۔

آنحضرت ﷺ کے آباؤاجدادنے تجارت کو خوب ترقی دی اور سردی وگرمی میں تجارت کے لیے علاقوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جس کی تائید سورہ قریش سے بھی ہوتی ہے:

﴿ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍO اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاۗءِ وَالصَّيْفِ﴾(2)

ترجمہ: قریش کومانوس کرنے کے لیےانھیں مانوس کرنے کے لیے سفر سے سردی وگرمی میں۔

قریش کو یمن وشام کی جانب آمدورفت سے تکلیف ہوتی تھی۔یمن میں تبادلہ اور حرش یمن کے پیداواری علاقے تھے۔کچھ لوگ اس علاقے سے کشتیوں پر غلہ لاد کر سمندری راستہ اختیار کرتے اور جدہ پر اتار دیتے تھے اور بعض لوگ گدھوں اوراونٹوں پر لاد کے بری راستوں سے محصب تک پہنچادیتے تھے اور محصب وجدہ سے قریش اس غلہ کو لاکر مکہ کی جانب لے آتے تھے۔اوراسی طریقے سے شام والے اپنے ممالک سے غلّہ لاد کرابطح تک لے آتے تھے اور پھر قریش ابطح سے مکہ کی جانب لے آتے تھے۔اس طریقے سے نزدیکی مقامات سے ہی اہل مکہ کو غلہ دست یاب ہو جاتاتھااور دونوں سفروں کے لیے قریش کے لیے ہاشم نے دوموسموں میں تقسیم کر دیاتھاجیساکہ امام بغوی بیان کرتے ہیں:

---

1۔ علامہ شبلی نعمانی،سید سلیمان ندوی،سیرت النبی ﷺ،131:1

2۔ القریش،106: 1،2

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol. 7 No.1 2024

"وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُمْ كَانُوا فِي ضُرٍّ وَمَجَاعَةٍ حَتَّى جَمَعَهُمْ هَاشِمٌ عَلَى الرِّحْلَتَيْنِ، وَكَانُوا يُقَسِّمُونَ رِبْحَهُمْ بَيْنَ الْفَقِيرِ وَالْغَنِيِّ حَتَّى كَانَ فَقِيرُهُمْ كَغَنِيِّهِمْ.قَالَ الْكَلْبِيُّ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ حَمَلَ السَّمْرَاءَ مِنَ الشَّامِ وَرَحَلَ إِلَيْهَا الْإِبِلَ هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ مُنَافٍ."(1)

ترجمہ: قریش بڑی تکلیف اور فاقوں میں مبتلا تھے ہاشم نے سب کو دو سفروں سردی اور گرمی پر جمع (متفق) کیا جو تجارت پر نفع ہوتا مالداروں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا جاتا یہاں تک کہ فقیر بھی غنی ہو جاتے، کلبی نے کہا کہ سب سے پہلے ہاشم بن عبد مناف شام سے گندم اونٹوں پر لدوا کر لایا تھا۔

ہاشم نے تجارت کو خوب ترقی دی انھوں نے دوسرے ممالک میں جا کر ان سے تجارتی معاہدے کیے قیصر روم سے خط و کتابت کر کے فرمان لکھوایا جیسا کہ سیرت النبی ﷺ کے مؤلف بیان کرتے ہیں:

"قریش جب اس کے ملک سے اسباب لے کر جائیں تو ان سے کوئی ٹیکس نہ لیا جائے، حبشہ کے بادشاہ نجاشی سے بھی اسی قسم کا فرمان حاصل کیا چنانچہ اہل عرب جاڑوں میں یمن اور گرمیوں میں شام اور ایشیائے کوچک تک تجارت کے لیے جایا کرتے تھے۔اس زمانے میں انگوریہ (انقرہ) جو ایشیائے کوچک کا مشہور شہر ہے۔قیصر کا پایۂ تخت تھا ، تجار قریش، انگوریہ میں جاتے تو قیصر نہایت عزت اور حرمت کرتا تھا عرب میں راستے محفوظ نہ تھے۔ہاشم نے مختلف قبائل میں دورہ کر کے قبائل سے معاہدہ کیا کہ قریش کے کاروان تجارت کو ضرر نہ پہنچائیں گے، جس کے صلہ میں کاروان قریش ان قبائل میں ان کی ضرورت کی چیزیں خود لے کر جائے گا۔اور ان سے خرید و فروخت کرے گا یہ سبب تھا کہ عرب میں باوجود عام لوٹ مار کے قریش کا قافلہ تجارت ہمیشہ محفوظ رہتا تھا۔"(2)

## خلاصہ کلام

تاریخ عرب کا ایک ایک لفظ اس بات کا شاہد ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا خاندان پورے جزیرۃ العرب میں نہایت معزز و محترم تھا مسلم اور غیر مسلم بلا تخصیص عیسائی، یہودی اور مسلمان محققین اور مورخین نے اس بات کو تسلیم کیا کہ آپ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔قریش کے اس قبیلے کے جد اعلیٰ تو نضر بن کنانہ تھے اور ان کی ہی اولاد قریشی ہے یعنی یہ کہ ان (نضر) کے علاوہ کنانہ کے دوسرے بیٹوں کی اولاد قریشی نہیں کہلائی ہے اور نضر سے قبل آنحضرت ﷺ کے اجداد عدنانی کہلائے ہیں۔ہشام بن نضر بن کنانہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ اپنے مال و اسباب سے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتے تھے۔اسی لیے قریش کو پورے عرب میں سب سے بڑھ کر عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ القَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ"(3)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین قرنوں میں سے ہوتا آیا ہوں یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں پیدا کیا گیا ہوں۔

مارگولیس اور سرولیم جیسے مستشرقین نے اپنی کتب میں ناکام کوشش کی کہ نبی اکرم ﷺ کے نسب نامے کو جھٹلایا جائے کہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ تھے، اسی طرح مارگولیس نے کوشش کی کسی طرح آپ ﷺ کے خاندان کو حقیر اور متبذل ثابت

---

1۔ البغوی، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء، تفسیر البغوی ، (بیروت ، دار احیاء التراث العربی، طبعۃ الاولی 1420ھ)، 311:5۔

2۔ علامہ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، 121:1

3۔ بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، صحیح بخاری، (دار طوق النجاۃ، طبعۃ الاولی، 1422ھ)، 189:4، حدیث نمبر 3557

Vol. 7 No.1 2024

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

کرے۔ان مستشرقین کے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ نسبی اور آپ کے خاندان کی مذہبی سیاسی اور معاشی خدمات تاریخ کے اوراق میں روزروشن کی طرح عیاں ہیں جسے گہنانے میں یہ مستشرقین بری طرح ناکام رہے۔